قرآن میں حذف اور اُس کی اقسام

حافظ محمد زبیر*

(گزشتہ سے پیوستہ)

یہ مضمون امام سیوطیؒ کی کتاب 'الاتقان'' اور امام زرکشیؒ کی کتاب ''البرهان'' سے ماخوذ ہے۔

(xiii) مبدل منہ کا حذف: اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ حذف کی یہ قسم قرآن میں موجود ہے یا نہیں۔ جو علماء اس کے قرآن میں ہونے کے قائل ہیں وہ درج ذیل آیت کو بطور مثال بیان کرتے ہیں:

﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ﴾
(النحل:١١٦)

''اور نہ تم کہو جس کو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں' کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے''۔

اس آیت مبارکہ کی تقدیر عبارت یوں ہے: ''وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُهُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلَالٌ وَهٰذَا حَرَامٌ''۔ اس آیت مبارکہ میں 'هٗ' ضمیر مبدل منہ محذوف ہے اور 'الْكَذِبَ' اس کا بدل ہے جو کہ آیت میں موجود ہے۔

(xiv) موصول کا حذف: اس کی مثال قرآن میں درج ذیل آیت مبارکہ ہے:

﴿اٰمَنَّا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَاُنْزِلَ اِلَیْكُمْ﴾ (العنکبوت:٤٦)

''ہم ایمان لائے اس پر جو ہماری طرف نازل کیا گیا اور (جو) تمہاری طرف نازل کیا گیا''۔

اس آیت مبارکہ میں 'الَّذِیْ' اسم موصول محذوف ہے۔ اس آیت کی تقدیر عبارت یوں ہے:

☆ ریسرچ فیلو شعبہ تحقیق اسلامی' قرآن اکیڈمی لاہور

'اٰمَنَّا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَاُنْزِلَ اِلَیْكُمْ'۔

(xv) مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کا حذف: اس کی مثال درج ذیل آیت مبارکہ ہے:

﴿نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾﴾ (صٓ)

''کیا ہی خوب بندہ تھا (ایوب)' بے شک وہ بہت زیادہ رجوع کرنے والا تھا''۔

اس آیت میں 'نِعْمَ' فعل مدح ہے جبکہ 'اَلْعَبْدُ' اس کا فاعل ہے اور مخصوص بالمدح (جس کی مدح کی جا رہی ہے) محذوف ہے۔ اس آیت کی تقدیر عبارت یوں ہے: 'نِعْمَ الْعَبْدُ اَیُّوْبُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ'۔ اسی طرح آیت مبارکہ ﴿فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾﴾ (المرسلٰت) کی تقدیر عبارت 'فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ نَحْنُ' ہے اور ﴿وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۰﴾﴾ (النحل) کی تقدیر عبارت 'وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِیْنَ الْجَنَّةُ' ہے۔ آیت ﴿لَبِئْسَ الْمَوْلٰی وَلَبِئْسَ الْعَشِیْرُ ﴿۱۳﴾﴾ (الحج) میں 'بِئْسَ' فعل ذم ہے جبکہ 'اَلْمَوْلٰی' اور 'اَلْعَشِیْرُ' اس کے فاعل ہیں اور مخصوص بالذم (یعنی جس کی مذمت کی جا رہی ہے) محذوف ہے۔ بعض اوقات فعل مدح و ذم کا فاعل اور مخصوص بالمدح والذم دونوں ہی محذوف ہوتے ہیں۔ جیسا کہ آیت مبارکہ ﴿بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾﴾ (الکہف) میں ہے جس کی تقدیر عبارت 'بِئْسَ الْبَدَلُ اِبْلِیْسُ وَذُرِّیَّتُهٗ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا' ہے۔

(xvi) ضمیر منصوب متصل کا حذف: اس کی مثال درج ذیل آیت ہے:

﴿اَهٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿۴۱﴾﴾ (الفرقان)

''کیا یہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے؟''

اس آیت میں 'بَعَثَ' کے بعد 'ہٗ' ضمیر منصوب متصل محذوف ہے۔ آیت کی تقدیر عبارت یوں ہے: 'اَهٰذَا الَّذِیْ بَعَثَهُ اللّٰهُ رَسُوْلًا'۔

(xvii) مفعول کا حذف: اس کی مثال قرآن کی درج ذیل آیت ہے:

﴿فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا﴾ (السجدۃ:۱۴)

''پس تم چکھو (عذاب کو) بسبب اس کے کہ تم نے اپنے اِس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا''۔

اس آیت مبارکہ میں 'اَلْعَذَابَ' مفعول محذوف ہے۔ اسی طرح آیت ﴿فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ﴿۱۶﴾﴾

(البروج) کی تقدیر عبارت 'فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُہٗ' ہے۔ آیت ﴿فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴾(النجم) کی تقدیر عبارت 'فَغَشَّاهَا اِیَّاہُ مَا غَشّٰی' ہے۔ آیت ﴿اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَاءُ وَیَقْدِرُ﴾ (الرعد:۲۶) اور ﴿قَالَ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ﴾(ھود:۴۳) اور ﴿وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی﴾(النمل:۵۹) اور ﴿اَیْنَ شُرَکَاءِیَ الَّذِیْنَ کُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ﴾ (القصص) میں آخر میں فعل کے متصل بعد 'ہٗ' ضمیر مفعول محذوف ہے۔ اسی طرح آیت ﴿عَلٰی اَنْ تَاْجُرَنِیْ﴾ (القصص:۲۷) کی تقدیر عبارت 'عَلٰی اَنْ تَاْجُرَنِیْ نَفْسَكَ' ہے۔ آیت ﴿فَاِذَا اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ﴾ (البقرۃ:۱۹۸) کی تقدیر عبارت 'فَاِذَا اَفَضْتُمْ اَنْفُسَکُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ' ہے۔ آیت ﴿اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ﴾ (ابرٰھیم:۳۷) کی تقدیر عبارت 'اِنِّیْ اَسْکَنْتُ نَاسًا مِنْ ذُرِّیَّتِیْ' ہے۔ آیت ﴿یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ﴾ (ابرٰھیم:۴۸) کی تقدیر عبارت 'یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ غَیْرَ السَّمٰوٰتِ' ہے۔ آیت ﴿قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ﴾ (بنی اسراءیل:۱۱۰) کی تقدیر عبارت 'قُلِ ادْعُوْہُ اللّٰهَ اَوِ ادْعُوْہُ الرَّحْمٰنَ' ہے' کیونکہ 'دَعَا' بمعنی تسمیہ دو مفعولوں کی طرف متعدی ہوتا ہے۔ آیت ﴿کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ﴾ (المُجادلۃ:۲۱) کی تقدیر عبارت 'کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ الْکُفَّارَ اَنَا وَرُسُلِیْ' ہے۔ آیت ﴿وَاللّٰهُ یَدْعُوْا اِلٰی دَارِ السَّلٰمِ﴾ (یونس:۲۵) کی تقدیر عبارت 'وَاللّٰهُ یَدْعُوْا کُلَّ اَحَدٍ اِلٰی دَارِ السَّلَامِ' ہے۔ آیت ﴿یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَاءُ وَیُثْبِتُ﴾ (الرعد:۳۹) کی تقدیر عبارت 'یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَاءُ وَیُثْبِتُ مَا یَشَاءُ' ہے۔ آیت ﴿فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّکُمْ﴾ (الاعراف:۴۴) کی تقدیر عبارت 'فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَکُمْ رَبُّکُمْ' ہے۔ آیت ﴿مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی﴾ (الضُّحیٰ) کی تقدیر عبارت 'مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَاكَ' ہے۔

بعض افعال ایسے ہیں جن کے مفاعیل قرآن میں عموماً محذوف ہوتے ہیں۔ مثلاً 'شَاءَ' فعل کا مفعول قرآن میں اکثر اوقات محذوف ہوتا ہے۔ جیسا کہ آیات ﴿وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَی الْهُدٰی﴾ (الانعام:۳۵) اور ﴿وَلَوْ شَاءَ لَهَدٰىکُمْ اَجْمَعِیْنَ﴾ (النحل) اور ﴿فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یَخْتِمْ عَلٰی قَلْبِكَ﴾ (الشُّوریٰ:۲۴) اور ﴿مَنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یُضْلِلْهُ﴾ (الانعام:۳۹) اور ﴿وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَیْنَا کُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا﴾ (السجدۃ:۱۳) اور ﴿وَلَوْ شَاءَ

اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ﴾ (البقرة: ٢٠) میں ہے۔ اسی طرح 'صَبَرَ' فعل کا مفعول بھی عموماً محذوف ہوتا ہے' جیسا کہ آیت ﴿فَاصْبِرُوْا اَوْلَا تَصْبِرُوْا﴾ (الطور: ١٦) میں ہے۔ فعل 'رَاٰی' کا مفعول بھی قرآن میں بعض اوقات محذوف ہوتا ہے۔ جیسا کہ آیت ﴿اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى﴾ (النجم) میں ہے۔ اس آیت میں 'يَرٰى' کے دو مفعول محذوف ہیں اور تقدیر عبارت 'اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرَى الْغَائِبَ حَاضِرًا' ہے۔ فعل 'وَعَدَ' بھی دو مفعولوں کی طرف متعدی ہوتا ہے۔ اس کا بھی قرآن میں بعض اوقات ایک ہی مفعول ملتا ہے۔ جیسا کہ آیت ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ﴾ (النور: ٥٥) میں ہے۔ فعل 'اِتَّخَذَ' ایک مفعول کی طرف بھی متعدی ہوتا ہے۔ جیسا کہ آیت ﴿لَوْ اَرَدْنَا اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا﴾ (الانبیاء: ١٧) اور ﴿وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖ اٰلِهَةً﴾ (الفرقان: ٣) اور ﴿اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ﴾ (الزخرف: ١٦) میں ہے' اور دو مفعولوں کی طرف بھی متعدی ہوتا ہے۔ جیسا کہ آیت ﴿اِتَّخَذُوْا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً﴾ (المنٰفقون: ٢) اور ﴿لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ﴾ (المُمتحنة: ١) اور ﴿فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا﴾ (المؤمنون: ١١٠) میں ہے۔ بعض اوقات 'اِتَّخَذَ' کا ایک مفعول محذوف ہوتا ہے۔ جیسا کہ آیت ﴿ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ﴾ (البقرة: ٥١) اور ﴿اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ﴾ (الاعراف) اور ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ﴾ (الاعراف: ١٥٢) میں ہے۔ ان آیات میں 'اِتَّخَذَ' کا مفعول ثانی 'اِلٰهًا' محذوف ہے۔ عموماً آیات کے آخر میں بھی مفعول محذوف ہوتے ہیں۔ جیسا کہ آیت ﴿اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ﴾ (القصص) اور ﴿اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ﴾ (القصص) اور ﴿فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (البقرة) میں ہے۔

(xviii) حال کا حذف: اس کی مثال قرآن کی درج ذیل آیت ہے:

﴿وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿٢٣﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ﴾

(الرعد: ٢٣'٢٤)

''اور فرشتے ان پر ہر دروازے سے داخل ہوں گے (یہ کہتے ہوئے کہ) سلام ہو تم پر''۔

اس آیت میں 'قَائِلِيْنَ' حال محذوف ہے۔ اسی طرح آیت مبارکہ ﴿تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا﴾ (حٰمٓ السجدة: ٣٠) کی تقدیر عبارت تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ

قَائِلِينَ اَنْ لَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا ' ہے۔

(xix) حرف ندا کا حذف: یہ قرآن میں بہت زیادہ ہے۔ اس کی مثال درج ذیل آیت ہے:

﴿قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ (الزمر:٤٦)

''کہہ دیجیے: اے اللہ! (اے) زمین وآسمان کے پیدا کرنیوالے''۔

اس آیت مبارکہ میں 'یَا' حرفِ ندا محذوف ہے۔ اسی طرح ﴿يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا﴾ (یوسف:٢٩) میں بھی 'یَا' حرفِ ندا محذوف ہے۔

(xx) منادیٰ کا حذف: اس کی مثال درج ذیل آیت کریمہ ہے:

﴿وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا﴾ (الکہف)

''اور وہ شخص کہے گا اے (قوم) کاش میں اپنے ربّ کے ساتھ کسی ایک کو بھی شریک نہ کرتا!''

عموماً قرآن مجید میں 'یَالَیْتَ' کی 'یَا' کے بعد منادیٰ محذوف ہوتا ہے' جیسا کہ اس آیت میں 'یَا' کے بعد 'قَوْمِ' منادیٰ محذوف ہے۔

(xxi) منادیٰ مضاف کی یاء کا حذف: قرآن میں یہ حذف بہت زیادہ ہے۔ اس کی مثال قرآن کی درج ذیل آیت ہے:

﴿قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ﴾ (الاعراف)

''اس (حضرت ہود علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! تم سب اللہ کی عبادت کرو''۔

اس آیت مبارکہ میں 'یٰقَوْمِ' دراصل 'یٰقَوْمِیْ' تھا جس میں یاء کو حذف کر دیا گیا ہے۔ بعض اوقات یاءِ متکلم کے ساتھ ساتھ حرف ندا بھی محذوف ہوتا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل آیت میں ہے:

﴿رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ﴾ (ابرٰھیم:٤٠)

''(اے میرے) ربّ! مجھے نماز کا پابند بنا اور میری اولاد کو''۔

اس آیت میں 'رَبِّ' اصل میں 'یَا رَبِّیْ' تھا جس میں حرفِ ندا 'یاء' اور 'یائے متکلم' کو حذف کر دیا گیا ہے۔

(xxii) شرط کا حذف: اس کی مثال قرآن کی درج ذیل آیت ہے:

﴿قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْبِیَاءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ﴾ (البقرۃ)

''آپ کہہ دیجیے: پس تم کیوں اللہ کے نبیوں کو اس سے پہلے قتل کرتے رہے ہو اگر تم مؤمن ہو؟''

اس آیت میں شرط محذوف ہے اور اس کی تقدیر عبارت 'اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْبِیَاءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ فَلِمَ فَعَلْتُمْ' ہے۔ اس آیت میں شرط اور جوابِ شرط کو دو بار بیان کیا گیا ہے تاکہ تاکید کا فائدہ حاصل ہو۔ پہلے جملے میں شرط محذوف ہے جبکہ دوسرے جملے میں جواب شرط محذوف ہے۔ اسی طرح آیت ﴿فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ﴾ (الشوریٰ: ۹) کی تقدیر عبارت 'اِنْ اَرَادُوْا اَوْلِیَاءَ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ بِالْحَقِّ' ہے۔ علامہ زمخشری نے آیت ﴿فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗۤ﴾ (البقرۃ: ۸۰) کو اسی نوع میں شمار کیا ہے جس کی تقدیر عبارت 'اِنِ اتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗ' ہے۔

(xxiii) جوابِ شرط کا حذف: اس کی مثال قرآن کی درج ذیل آیت ہے:

﴿وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (النور)

''اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی (تو وہ لازماً تم کو عذاب دیتا) اور اللہ تعالیٰ مہربان رحم کرنے والا ہے''۔

اس آیت مبارکہ کی تقدیر عبارت 'وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَعَذَّبَكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ' ہے۔ اسی طرح آیت ﴿لَوْلَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا﴾ (القصص: ۱۰) کی تقدیر عبارت 'لَوْ لَا اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لَاَبْدَاَتْ بِهٖ' ہے۔ آیت ﴿وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ﴾ (الفتح: ۲۵) کی تقدیر عبارت 'وَلَوْ لَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ لَسَلَّطَكُمْ عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ' ہے۔

(xxiv) جوابِ فعل کا حذف: اس کی مثال قرآن کی درج ذیل آیت ہے:

﴿اذْهَبَاۤ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَدَمَّرْنٰهُمْ﴾ (الفرقان: ۳۶)

''تم دونوں جاؤ اُس قوم کی طرف جس نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا' پس ہم نے ان کو ہلاک کر دیا''۔

اس آیت میں ﴿اذْهَبَاۤ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا﴾ فعل ہے' جس کا جواب 'فَذَهَبَا اِلَيْهِمْ فَكَذَّبُوْهُمَا' محذوف ہے۔

(xxv) **'لَوْ' اور 'لَوْلَا' کے جواب کا حذف**: اس کی مثال قرآن کی درج ذیل آیت ہے:

﴿وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ۭ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا ۭ﴾ (الرعد:۳۱)

''اور اگر قرآن سے پہاڑ چلائے جاتے' یا اس سے زمین کاٹ دی جاتی یا اس سے مردے کلام کرتے (تو بھی وہ اس پر ایمان نہ لاتے)' بلکہ اللہ ہی کے لیے تمام کا تمام معاملہ ہے''۔

اس آیت میں 'لَوْ' کا جواب محذوف ہے اور آیت کی تقدیر عبارت 'وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى لَمَا اٰمَنُوْا بِهٖ' ہے۔ اسی طرح آیت ﴿وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۭ﴾ (الانعام:۳۰) اور ﴿وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ښ﴾ (سبا:۳۱) اور ﴿وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ یَتَوَفَّى الَّذِیْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ﴾ (الانفال:۵۰) اور ﴿وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ﴾ (السجدۃ:۱۲) اور ﴿وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ﴾ (الانعام:۹۳) کے بعد 'لَوْ' کا جواب 'لَرَاَیْتَ عَجَبًا' یا 'لَرَاَیْتَ اَمْرًا عَظِیْمًا' یا 'لَرَاَیْتَ سُوْٓءَ مُنْقَلَبِهِمْ' یا 'لَرَاَیْتَ سُوْٓءَ حَالِهِمْ' محذوف ہے۔ آیت ﴿وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۭ﴾ (لقمٰن:۲۷) میں بھی جوابِ 'لَوْ' محذوف ہے اور اس آیت کی تقدیر عبارت 'وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ لَنَفِدَتْ هٰذِهِ الْاَشْیَاءُ وَمَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ' ہے۔ آیت ﴿وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ یُّضِلُّوْكَ ۭ﴾ (النساء:۱۱۳) میں 'لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ یُّضِلُّوْكَ' جوابِ 'لَوْ' نہیں ہے' کیونکہ اگر اس کو 'لَوْ' کا جواب مانیں تو آیت کا مفہوم یہ ہوگا کہ منافقین نے آپ کو سیدھے راستے سے ہٹانے کا ارادہ ہی نہیں کیا' حالانکہ صحیح بات یہ ہے کہ انہوں نے ایسا ارادہ کیا تھا۔ اس آیت کی تقدیر عبارت 'لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ یُّضِلُّوْكَ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ وَرَحْمَتُهٗ لَاَضَلُّوْكَ' ہے۔ آیت ﴿لَوْ یَعْلَمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا حِیْنَ لَا یَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ﴾ (الانبیاء:۳۹) کے بعد 'لَوْ' کا جواب 'لَعَلِمُوْا صِدْقَ الْوَعْدِ' یا 'لَمَا اسْتَعْجَلُوْا' محذوف ہے۔ آیت ﴿لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ ۝﴾ (التکاثر) کے بعد 'لَوْ' کا جواب 'لَرَجَعْتُمْ عَنْ

کُفْرِکُمْ' یا 'لَمَا اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ' محذوف ہے۔ آیت ﴿اَوَ لَوْ کَانَ اٰبَاؤُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا﴾ (البقرة:۱۷۰) کے بعد 'لَوْ' کا جواب 'لَا یَتَّبِعُوْنَهُمْ' محذوف ہے۔ آیت ﴿لَوْ اَنَّهُمْ کَانُوْا یَهْتَدُوْنَ﴾ (القصص:٦٤) کے بعد 'فِی الدُّنْیَا لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ' یا 'لَمَا اتَّبَعُوْهُمْ' محذوف ہے۔ آیت ﴿لَوْ اَنَّ لِیْ بِکُمْ قُوَّةً﴾ (هود:۸۰) کے بعد 'لَحِلْتُ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ الْمَعْصِیَةِ' محذوف ہے۔ آیت ﴿وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَکِیْمٌ﴾ (النور) میں 'لَوْ' کا جواب 'لَهَلَکْتُمْ' یا 'لَمْ یَصْلُحْ اَمْرُکُمْ' محذوف ہے۔ آیت ﴿وَلَوْلَا اَنْ تُصِیْبَهُمْ مُّصِیْبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ فَیَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْ لَا اَرْسَلْتَ اِلَیْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰیٰتِكَ﴾ (القصص:٤٧) کے بعد اس کا جواب 'لَعَاجَلْنَاهُمْ بِالْعُقُوْبَةِ' محذوف ہے۔ بعض اوقات قرآن میں 'اِذَا' کا جواب بھی محذوف ہوتا ہے۔ جیسا کہ آیت ﴿وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَمَا خَلْفَکُمْ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ (یٰسٓ) کے بعد 'اَعْرَضُوْا' محذوف ہے۔ آیت ﴿فَکَیْفَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ﴾ (النساء:٦٢) میں 'کَیْفَ' کے بعد 'تَجِدُوْنَهُمْ مَسْرُوْرِیْنَ' محذوف ہے جس کی وجہ سے 'اِذَا' کے جواب کی ضرورت نہیں رہی۔

(xxvi) جوابِ قسم کا حذف: اس کی مثال درج ذیل آیاتِ مبارکہ ہیں:

﴿وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝﴾ (النّٰزعٰت)

''قسم ہے کھینچنے والے فرشتوں کی' آسانی سے گرہ کھولنے والوں کی قسم' اچھی طرح تیرنے والوں کی قسم' (کسی حکم کے پورا کرنے میں) سبقت لے جانے والوں کی قسم' پس معاملے کی تدبیر کرنے والوں کی قسم!''

اِن آیاتِ مبارکہ کے بعد جوابِ قسم 'لَتُبْعَثُنَّ' محذوف ہے۔

(xxvii) مکمل جملے کا حذف: یہ حذف بھی قرآن میں بہت زیادہ ہے۔ اس کی ایک مثال درج ذیل آیت ہے:

﴿اُنَبِّئُکُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ۝ یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ﴾ (یوسف:٤٥'٤٦)

''میں تم کو اس کی تاویل بتاؤں گا' پس مجھے بھیجو' اے سچے یوسف!''

اس آیت کی تقدیر عبارت 'اُنَبِّئُکُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِیْ اِلٰی یُوْسُفَ لِاَسْتَعْبِرَهُ الرُّؤْیَا

فَاَرْسَلُوْهُ اِلَیْهِ ذٰلِکَ فَجَآءَ فَقَالَ لَهٗ یَا یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ' ہے۔

(xxviii) قول کا حذف: اس کی مثال درج ذیل آیت ہے:

﴿وَنَزَّلْنَا عَلَیْکُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی ؕ کُلُوْا﴾ (طٰہٰ: ۸۰،۸۱)

''اور ہم نے تم پر من وسلویٰ نازل کیا (اور ہم نے کہا) تم کھاؤ''۔

اس آیت کی تقدیرِ عبارت 'وَنَزَّلْنَا عَلَیْکُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی وَقُلْنَا کُلُوْا' ہے۔

(xxix) فعل کا حذف: اس کی مثال قرآن کی درج ذیل آیت ہے:

﴿وَقَالُوْا کُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِیْفًا ؕ﴾ (البقرۃ: ۱۳۵)

''اور انہوں نے کہا تم ہو جاؤ یہودی یا عیسائی تو راہ پا جاؤ گے۔ آپؐ کہہ دیں: بلکہ (ہم پیروی کرتے ہیں) ابراہیمؑ کے دین کی جو یکسو تھے''۔

اس آیت کی تقدیرِ عبارت 'وَقَالُوْا کُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصَارٰی تَهْتَدُوْا قُلْ بَلْ نَتَّبِعُ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا' ہے۔

(xxx) لام امر کا حذف: اس کی مثال درج ذیل آیت کریمہ ہے:

﴿قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ (ابرٰهیم: ۳۱)

''آپ میرے ان بندوں کو کہہ دیں جو ایمان لائے کہ انہیں نماز قائم کرنی چاہیے''۔

'یُقِیْمُوْا' اصل میں 'لِیُقِیْمُوْا' ہے۔ لام امر محذوف ہے۔

اس کے علاوہ بھی حذف کی کچھ اقسام ہیں' لیکن ہم انہی کے بیان پر اکتفا کرتے ہیں۔ قرآن کے طلبہ کے لیے محذوفاتِ قرآنی کا علم حاصل کرنے کے لیے امام سیوطیؒ اور امام محلیؒ کی مختصر تفسیر ''تفسیر جلالین'' بہت مفید رہے گی۔

محترم ڈاکٹر اسرار احمد حفظہ اللہ کے مکمل دورۂ ترجمہ قرآن اور دروس و خطابات کے علاوہ تلاوتِ قرآن' کتب احادیث کے تراجم' میثاق' حکمت قرآن اور ندائے خلافت کے تازہ اور سابقہ شمارے' اردو و انگریزی کتب' کیسٹس' سی ڈیز اور مطبوعات کی مکمل فہرست ہماری ویب سائٹ www.tanzeem.org پر ملاحظہ کیجیے!